

از عدالتِ عظمیٰ

میسرز ایسٹ انڈیا فارماسیوٹیکل ورکس لمیٹڈ۔

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس، ویسٹ بنگال

تاریخ فیصلہ: 11 مارچ، 1997

[ایس۔ سی۔ اگرا ل اور جی۔ بی۔ پٹناک، جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961: دفعہ 37(1)۔

انکم ٹیکس۔ کاروباری اخراجات۔ تخمینہ کاری سال 1972-73۔ شخص الیہ نے انکم ٹیکس کی ادائیگی کے لیے اوور ڈرافٹ کی رقم پر سود ادا کیا۔ شخص الیہ نے اس طرح کے سود کو قابل اجازت کٹوتی کے طور پر دعویٰ کیا۔ شخص الیہ نے دعویٰ کیا کہ پورا منافع، جو انکم ٹیکس کی ذمہ داری سے کہیں زیادہ تھا، اوور ڈرافٹ اکاؤنٹ میں جمع کیا گیا تھا۔ انکم ٹیکس اوور ڈرافٹ کھاتے سے ادا کیا گیا تھا۔ یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ یہ واقعی منافع میں سے ادا کیا گیا ہے۔ نتیجتاً، اوور ڈرافٹ کی رقم پر ادا کردہ سود کو کٹوتی کے طور پر دیا جانا چاہیے۔ قرار پایا کہ، عدالت عالیہ نے اس طرح کے سود کو قابل اجازت اخراجات نہیں قرار دیا۔ اس طرح دلیل عدالت عالیہ یا ٹریبونل کے سامنے نہیں اٹھائی گئی۔ لہذا، اس مرحلے پر تفریح کرنے سے انکار کر دیا۔

اپیل کنندہ ایک ایسی کمپنی تھی جس کا بینک میں اوور ڈرافٹ اکاؤنٹ تھا۔ تخمینہ کاری کے سال 1972-73 کے دوران شخص الیہ نے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 37(1) کے تحت قابل اجازت اخراجات کے طور پر انکم ٹیکس کی ادائیگی کے لیے اوور ڈرافٹ کی رقم پر ادا کردہ سود کی رقم کا دعویٰ کیا۔ انکم ٹیکس افسر نے شخص الیہ کی طرف سے دعویٰ کردہ مذکورہ کٹوتی کی اجازت نہیں دی۔ عدالت عالیہ نے شخص الیہ کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کر دیا۔ لہذا یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ پورا منافع، جو انکم ٹیکس کی ذمہ داری سے کہیں زیادہ ہے، درج ذیل میں جمع کیا گیا تھا: اوور ڈرافٹ اکاؤنٹ؛ کہ انکم ٹیکس اوور ڈرافٹ اکاؤنٹ سے ادا کیا گیا تھا؛ کہ یہ فرض کیا جانا چاہیے تھا کہ بنیادی طور پر اور حقیقی نوعیت میں انکم ٹیکس منافع سے ادا کیا گیا تھا؛ اور

اس کے نتیجے میں مشخص الیہ کی طرف سے اوور ڈرافٹ کی رقم پر ادا کردہ سود کو کٹوتی کے طور پر اجازت دی جانی چاہیے تھی۔

مدعا علیہ - ریونیو کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ مذکورہ دلیل نہ تو عدالت عالیہ کے سامنے یا ٹریبونل کے سامنے نہیں اٹھائی گئی تھی اور اس لیے اپیل کنندہ دلیل پر غور نہیں کیا جانا چاہیے۔
اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. عدالت عالیہ نے صحیح فیصلہ دیا کہ مشخص الیہ کی طرف سے اوور ڈرافٹ کی رقم پر ادا کردہ سود کی رقم انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 37(1) کے تحت قابل اجازت خرچ نہیں ہے۔

2. یہ دلیل کہ مشخص الیہ نے پورا منافع، جو کہ انکم ٹیکس کی ذمہ داری سے کہیں زیادہ تھا، اوور ڈرافٹ کھاتے میں جمع کیا تھا، کہ ٹیکس مذکورہ اوور ڈرافٹ کھاتے سے ادا کیا گیا تھا، کہ یہ فرض کیا جانا چاہیے تھا کہ بنیادی طور پر اور حقیقی نوعیت میں ٹیکس منافع سے ادا کیا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں مشخص الیہ کی طرف سے اوور ڈرافٹ کی رقم پر ادا کردہ سود کو کٹوتی کے طور پر قابل قبول نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اس طرح دلیل ٹریبونل یا عدالت عالیہ کے سامنے نہیں اٹھائی گئی تھی اور اس لیے اس مرحلے پر اس پر غور نہیں کیا جاسکتا۔

ول کا مبرز انڈیا لمیٹڈ بنام سی آئی ٹی، 134 آئی ٹی آر 219؛ ریکٹ اینڈ کو لمین آف انڈیا لمیٹڈ بنام سی آئی ٹی، 135 آئی ٹی آر 698؛ بھارتیہ لمیٹڈ ایکسپلو سیز بنام سی آئی ٹی، 147 آئی ٹی آر 392 اور الکالی اینڈ کیمیکل کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ بنام سی آئی ٹی، 161 آئی ٹی آر 820، قابل اطلاق نہیں۔

پدماوتی جے کرشنا بنام سی آئی ٹی، 166 آئی ٹی آر 176، پر انحصار کیا۔

مادھو پرساد جاثیا بنام سی آئی ٹی، [1979] 3 ایس سی آر 745؛ منالال رتن لال بنام سی آئی ٹی، 58 آئی ٹی آر 182؛ سی آئی ٹی بنام کلکتہ لینڈنگ اینڈ شپنگ کمپنی لمیٹڈ، اور سی آئی ٹی بنام *** بر لاکاٹن اسپننگ اینڈ ویونگ ملز لمیٹڈ، 82 آئی ٹی آر 166، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

پسیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1803، سال 1981۔

آئی ٹی آر نمبر 404، سال 1975 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے مورخہ 21.4.78 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے دیپک بھٹا چاریہ، رتھن داس اور این چک ورتی۔

جواب دہندہ کی طرف سے رنبر چندر، سی رادھا کرشنا، دھرو مہتا اور بی کرشنا پر سادہ

عدالت کا فیصلہ پٹنا تک جسٹس نے سنایا۔

یہ اپیل انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 261 کے تحت سرٹیفکیٹ کی منظوری کے ذریعے کی گئی ہے۔ 1961 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) کلکتہ عدالت عالیہ کی طرف سے ٹیکس ریفرنس نمبر 75/404 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 256(1) کے تحت انکم ٹیکس اپیلی ٹریبونل ٹریبونل کے سامنے دائر کی جانے والی درخواست پر ٹریبونل نے عدالت عالیہ کے ذریعے جواب دینے کے لیے درج ذیل سوال کا حوالہ دیا:-

"کیا، حقائق پر اور مقدمے کے حالات میں، ٹریبونل کا یہ موقف درست تھا کہ انکم ٹیکس کی ادائیگی کے لیے ادھار لی گئی رقم پر 28,488 روپے کے سود کی ادائیگی مکمل طور پر اور خصوصی طور پر کاروبار کے مقصد کے لیے نہیں کی گئی تھی جیسا کہ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 37 کی ذیلی دفعہ (1) میں غور کیا گیا ہے؟"

مشخص الیہ ایک ایسی کمپنی ہے جس کا بینک میں اوور ڈرافٹ اکاؤنٹ ہے۔ تخمینہ کاری کے سال 1972-73 کے دوران مشخص الیہ نے ایکٹ کی دفعہ 37(1) کے تحت قابل اجازت اخراجات کے طور پر 28,488 روپے کی رقم کا دعویٰ کیا، مذکورہ رقم اس سود کی نمائندگی کرتی ہے جو مشخص الیہ کو اوور ڈرافٹ کی رقم پر ادا کرنا تھا، مذکورہ اوور ڈرافٹ انکم ٹیکس کی ادائیگی کے لیے کیا گیا تھا۔ انکم ٹیکس افسر نے مشخص الیہ کی طرف سے دعویٰ کردہ مذکورہ کٹوتی کو مسترد کر دیا کیونکہ اس کی رائے تھی کہ انکم ٹیکس کی ادائیگی کو کاروبار کے مقصد کے لیے ادائیگی نہیں مانا جاسکتا۔ مذکورہ حکم سے ناراض ہو کر مشخص الیہ نے اپیل کو ترجیح دی اور اپیلٹ اتھارٹی نے تشخیص افسر سے اتفاق کرتے ہوئے فیصلہ دیا کہ ٹیکس کی ادائیگی کے لیے استعمال ہونے والے اوور ڈرافٹ کو کمپنی کے کاروباری مقاصد کے لیے نہیں کہا جاسکتا۔ مذکورہ بالا نتیجے پر پہنچنے میں، اپیلٹ اتھارٹی نے منالال رتن لال بنام انکم ٹیکس کمشنر کے معاملے میں کلکتہ عدالت عالیہ کے فیصلے پر انحصار کیا۔ 58 آئی۔ ٹی۔ آر۔ 182 اس کے بعد مشخص الیہ نے ٹریبونل کے سامنے دوسری اپیل میں معاملہ اٹھایا۔ ٹریبونل کے سامنے مشخص الیہ کی طرف سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ ٹیکس کی ذمہ داری دو لاکھ کی ہونے کی وجہ سے، اگر مذکورہ ذمہ داری کو ختم نہیں کیا جاتا تو مشخص الیہ کا پورا کاروبار مفلوج ہو جاتا اور اس لیے اوور ڈرافٹ اکاؤنٹ سے اس طرح کی ذمہ داری کو ادا کرنا کاروباری مقصد کے لیے ایک خرچ سمجھا جاتا۔ تاہم ٹریبونل، منالال رتن لال

بنام کمشنر انکم ٹیکس، 58 آئی ٹی آر 182 اور کمشنر انکم ٹیکس بنام کلکتہ لینڈنگ اینڈ شپنگ کمپنی میں کلکتہ عدالت عالیہ کے فیصلوں پر انحصار کرتا ہے۔ لمیٹڈ، 77 آئی ٹی آر 575 نے فیصلہ دیا کہ ٹیکس کی ادائیگی کے لیے ادھار لی گئی رقم پر سود کو کاروباری منافع کی گنتی میں قابل اجازت کٹوتی نہیں سمجھا جا سکتا۔ مشخص الیہ کی دوسری اپیل کو مسترد کرنے کے بعد، ایک درخواست پر ٹریبونل نے اس سوال کا جواب عدالت عالیہ کے حوالے کر دیا، جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے۔ کلکتہ کی عدالت عالیہ اس تنازعہ فیصلے کے ذریعے اس نتیجے پر پہنچی کہ ایکٹ کی دفعہ 37 (1) کے تحت کسی اخراجات کو کاروباری اخراجات کے طور پر اس وقت تک اجازت نہیں دی جاسکتی جب تک کہ وہ کسی مشخص الیہ کے ذریعے براہ راست یا بالواسطہ طور پر مکمل طور پر اور خصوصی طور پر اپنے کاروبار کے مقصد کے لیے خرچ نہیں کیا گیا ہو۔ یہ اس نتیجے پر بھی پہنچا کہ انکم ٹیکس کی ادائیگی "کاروبار کے مقصد کے لیے" کے اظہار کے دائرہ کار میں نہیں آئے گی۔ برلا کاٹن اسپننگ اینڈ ویونگ ملز لمیٹڈ 82 آئی ٹی آر 166 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے، اس نے فیصلہ دیا کہ انکم ٹیکس کے طور پر ادا کی جانے والی رقم کوئی خرچ نہیں ہے، یہاں تک کہ کاروباری خرچ بھی نہیں ہے اور اس لیے، کسی تاجر کی طرف سے انکم ٹیکس کی ادائیگی کے لیے ادھار لی گئی رقم پر ادا کردہ سود کو کسی بھی تجارتی اصول پر کاروباری اخراجات نہیں مانا جاسکتا، یہاں تک کہ تجارتی استحقاق کی بنیاد پر بھی نہیں۔ اس نے مزید کہا کہ انکم ٹیکس کی ادائیگی یا انکم ٹیکس کی ادائیگی کے لیے ادھار لی گئی رقم پر سود کا کاروبار کے مدعا اور مقصد سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس میں تجارتی معنوں میں تجارت کا کوئی عنصر شامل نہیں ہے۔ اس نتیجے کے ساتھ عدالت عالیہ نے مثبت اور ریونیو کے حق میں اور مشخص الیہ کے خلاف پوچھے گئے سوال کا جواب دیا اور اس طرح یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل جناب دیپک بھٹاچاریہ نے زور دے کر دلیل دی کہ مشخص الیہ نے پورا منافع اوور ڈرافٹ کھاتے میں جمع کیا ہے اور اس طرح اوور ڈرافٹ کھاتے میں جمع کی گئی رقم انکم ٹیکس کی ذمہ داری اور ادا کیے گئے ٹیکس کے مقابلے میں بہت زائد ہے، یہ فرض کیا جانا چاہیے تھا کہ بنیادی اور حقیقی نوعیت میں ٹیکس متعلقہ سال کے منافع سے ادا کیے گئے تھے نہ کہ کاروبار چلانے کے لیے اوور ڈرافٹ کھاتے سے۔ نتیجتاً، مشخص الیہ کی طرف سے انکم ٹیکس کی ادائیگی سے متعلق اوور ڈرافٹ اکاؤنٹ پر ادا کردہ سود کو مشخص الیہ کی کاروباری آمدنی کے حساب میں قابل قبول کٹوتی کے طور پر اجازت دی جانی چاہیے تھی۔ اس دلیل کی حمایت میں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے کلکتہ عدالت عالیہ کے فیصلوں پر انحصار کیا جس میں وول کامبرز آف

انڈیا لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس (سنٹرل)، کلکتہ، 134 آئی ٹی آر 219، ریکٹ اینڈ کو لمین آف انڈیا لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، 135 آئی ٹی آر 698، بھارتیہ ایکسپلو سیوز لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، مغربی بنگال-II، کلکتہ، 147 آئی ٹی آر 392، اور الکالی اینڈ کیمیکل کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، 161 آئی ٹی آر 820 شامل ہیں۔ فاضل وکیل نے یہ بھی زور دیا کہ ان فیصلوں کو 14 سال سے زائد عرصے سے عملی ہونے کی اجازت دی گئی ہے، اس لیے گھورنے کے اصول کو لاگو کیا جانا چاہیے اور اس لیے یہ ماننا چاہیے کہ عدالت عالیہ نے مشخص الیہ دلیل کو قبول نہ کرنے میں غلطی کی ہے۔ فاضل وکیل نے تشخیصی حکم کے ساتھ منسلک ایک شیڈول بھی ہمارے سامنے رکھا تا کہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ اوور ڈرافٹ اکاؤنٹ میں جمع کی گئی رسیدوں کی رقم ادا کیے گئے ٹیکس کے متخمینہ کار یہ میں بہت زائد تھی، اس مفروضے کو بڑھانے کے مقصد سے کہ مذکورہ ادائیگی منافع سے باہر تھی، کلکتہ عدالت عالیہ کی طرف سے اوپر مذکور چار فیصلوں میں کیے گئے مشاہدات کی روشنی میں، دوسری طرف ریونیو کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ مشخص الیہ کے وکیل کی طرف سے یہ دلیل حقیقت میں عدالت عالیہ یا ٹریبونل کے سامنے نہیں اٹھائی گئی تھی اور اس طرح یہ سوال کبھی اس سے پیدا نہیں ہوا تھا۔ ٹریبونل کا حکم۔ ریونیو کے فاضل وکیل کے مطابق ٹریبونل کی طرف سے ایکٹ کی دفعہ 256(1) کے تحت عدالت عالیہ کو بھیجا گیا سوال محض ایکٹ کی دفعہ 37(1) کی تشریح سے متعلق تھا اور کیا انکم ٹیکس کی ادائیگی کے لیے ادھار لی گئی رقم پر ادا کردہ سود کو ایکٹ کی دفعہ 37(1) کے تحت انکم ٹیکس کی گنتی میں قابل اجازت خرچ قرار دیا جاسکتا ہے۔ فاضل وکیل نے مزید استدعا کی کہ مادھوپر ساد جاٹیا بنام کمشنر انکم ٹیکس، یوپی، لکھنؤ، [1979] 3 ایس سی آر 745 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کے ساتھ ساتھ شریعتی پدمواتی جے کرشنا بنام ایڈیشنل کمشنر انکم ٹیکس، گجرات، 166 آئی ٹی آر 176 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر کسی مشخص الیہ کے ذریعے انکم ٹیکس کی ذمہ داری کو نبھانے کے لیے ادھار لیے گئے سرمائے پر سود کے سلسلے میں کوئی کٹوتی کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا۔ فاضل وکیل کے مطابق انکم ٹیکس کی ادائیگی کی ذمہ داری ذاتی ہے اور اس کی ادائیگی آمدنی حاصل کرنے کے لیے نہیں بلکہ قانونی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے ہے اور اس لیے اس طرح ہونے والے اخراجات کو مکمل طور پر اور خصوصی طور پر ایکٹ کے دفعہ 57(iii) کے دائرے میں آمدنی حاصل کرنے کے مقصد کے لیے نہیں مانا جاسکتا۔

بار میں حریف کی عرضیوں پر غور کرنے کے بعد اگرچہ ہمیں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کیے گئے فاضل وکیل کے دلائل میں کافی طاقت ملتی ہے لیکن موجودہ کیس کے حقائق اور حالات میں، ٹریبونل

کے حکم کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے ذریعے جواب دینے کے لیے ٹریبونل کے ذریعے مذکور سوال اور ٹریبونل کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ میں مشخص الیہ کی طرف سے پیش کیے گئے دلائل کو دیکھنے پر، ہمارے لیے یہ موقف اختیار کرنا ممکن نہیں ہے کہ ایسی کوئی دلیل، جیسا کہ مشخص الیہ نے اس عدالت کے سامنے پیش کی تھی، درحقیقت ٹریبونل کے سامنے یا عدالت عالیہ کے سامنے پیش کی گئی تھی۔ یہ سوال کہ آیا یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ٹیکس متعلقہ سال کے منافع سے ادا کیے گئے تھے نہ کہ کاروبار کو چلانے کے لیے اور ڈرافٹ اکاؤنٹ سے جیسا کہ کلکتہ عدالت عالیہ نے وول کامبرز کیس (اوپر) میں تیار کیا تھا اور اسی عدالت عالیہ کے 3 دیگر مقدمات میں اس کی پیروی کی گئی تھی، بنیادی طور پر اس حقیقت پر منحصر ہو گا کہ آیا پورا منافع اور ڈرافٹ اکاؤنٹ میں ڈالا گیا تھا، آیا ایسا منافع متعلقہ سال کے لیے ادا کی گئی ٹیکس کی رقم سے زائد تھا اور دیگر تمام جرمن عوامل۔ لیکن جب مشخص الیہ کبھی بھی ٹریبونل یا عدالت عالیہ کے سامنے دلیل کو آگے نہیں بڑھاتا ہے اور عدالت عالیہ کے سامنے پیش کردہ سوال کا طول و عرض اس دلیل کو اپنے دائرے میں نہیں لاتا ہے جیسا کہ اس عدالت میں ماہر وکیل مسٹر بھٹاچاریہ نے پیش کیا ہے، تو اس عدالت کے لیے یہ مناسب نہیں ہو گا کہ وہ دلیل کی تفریح اور اس کا جواب دینے کے لیے مشخص الیہ کی طرف سے پیش کردہ اضافی کاغذات پر غور کرے۔ یہ سچ ہے کہ کلکتہ عدالت عالیہ نے وول کامبرز کیس (اوپر) میں اس نتیجے پر پہنچا کہ جہاں منافع ایڈوانس ٹیکس کی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے کافی تھا اور منافع مشخص الیہ کے اور ڈرافٹ کھاتے میں جمع کیا گیا تھا تو یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ ٹیکس سال کے منافع سے ادا کیے گئے تھے نہ کہ کاروبار چلانے کے لیے اور ڈرافٹ کھاتے سے۔ لیکن اس مخصوص معاملے میں مفروضے کو اٹھانے کے لیے کافی مواد موجود تھے اور مشخص الیہ نے عدالت عالیہ کے سامنے اس دلیل پر زور دیا تھا۔ مذکورہ فیصلے کی پیروی ریکٹ (اوپر) کے معاملے میں کی گئی ہے جہاں مزید بحث کے بغیر وول کامبرز کے معاملے کی پیروی کی گئی ہے۔ لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ ریکٹ کے معاملے میں جو سوال اٹھایا گیا تھا اس کا براہ راست اثر اس بات پر تھا کہ مشخص الیہ کی طرف سے اور ڈرافٹ کھاتے میں جمع کی گئی پوری تجارتی رسیدیں اور ٹیکس اور ڈرافٹ کھاتے سے کہاں ادا کیا گیا تھا کہ آیا مشخص الیہ کی طرف سے ٹیکس کی ادائیگی کے لیے ادا کیا گیا سود اور ڈرافٹ کھاتے سے قابل اجازت کٹوتی ہے۔ انڈین ایکسپلوسوز لمیٹڈ کیس (اوپر) میں کلکتہ عدالت عالیہ کے مذکورہ بالا دو فیصلوں کی پیروی کی گئی تھی اور جو سوال اٹھایا گیا تھا اس کا اثر یہ تھا کہ آیا ٹیکس کی ذمہ داری کو نبھانے کے لیے نکالی گئی رقم کے لیے اور ڈرافٹ اکاؤنٹ پر ادا کیا گیا سود قابل قبول خرچ ہو سکتا ہے اور اس لیے عدالت عالیہ نے مشخص الیہ کے حق میں اور ریونیو کے خلاف جواب دیا۔ واضح رہے کہ مذکورہ معاملے میں عدالت

نے اس سوال پر کوئی رائے ظاہر نہیں کی کہ آیا ٹیکس کی ادائیگی کے لیے ادھار لی گئی رقم پر ادا کیا گیا سود کاروباری اخراجات کے طور پر قابل قبول ہے یا نہیں۔ اسی اثر کے لیے اکالی کیمیکل کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ (اوپر) میں کلکتہ عدالت عالیہ کا فیصلہ ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ موجودہ معاملے میں ٹریبونل کے سامنے بھی مشخص الیہ کی جانب سے جو دلیل دی گئی تھی وہ یہ ہے کہ بینک کو ادا کی جانے والی سود کی رقم کاروبار کے مقصد کے لیے مکمل طور پر اور خصوصی طور پر طے شدہ یا خرچ کیے گئے اخراجات کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس دلیل کو آگے بڑھاتے ہوئے ٹریبونل کے سامنے یہ بھی استدعا کی گئی ہے کہ لاکھوں کے ٹیکسوں کی عدم ادائیگی نے مشخص الیہ کے کاروبار کو مکمل طور پر اپاہج بنا دیا ہو گا اور مشخص الیہ کے کاروبار کے ڈھانچے کو تبدیل کر دیا ہو گا اور یہاں تک کہ کمپنی کا وجود بھی خطرے میں پڑ سکتا ہے اور اس لیے اس طرح ہونے والے اخراجات کو کاروبار کو جاری رکھنے کے اخراجات کے طور پر سمجھا جانا چاہیے تھا اور اس طرح ایکٹ کی دفعہ 37(1) کے تحت قابل اجازت ہونا چاہیے تھا، جس دلیل کو ٹریبونل نے پدماوتی (اوپر) میں اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کرتے ہوئے مسترد کر دیا تھا۔ پدماوتی کے معاملے میں اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ انکم ٹیکس کی ذمہ داری اجلاس کرنا ایک ذاتی کام ہے اور اینیوٹی ڈپازٹ کی ادائیگی کا بنیادی مقصد آمدنی حاصل کرنا نہیں بلکہ جمع شدہ کرنے کی قانونی ذمہ داری اجلاس کرنا ہے۔ مزید کہا گیا کہ اس طرح کیا گیا خرچ مکمل طور پر اور خصوصی طور پر آمدنی حاصل کرنے کے مقصد کے لیے نہیں تھا اور اس کے نتیجے میں جو سود مذکورہ ٹیکس کی ذمہ داری کو نبھانے کے لیے ادا کیا گیا تھا وہ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 57(iii) کے تحت قابل قبول نہیں تھا۔ مادھوپر ساد (اوپر) میں یہ عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ کسی مشخص الیہ کو انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 10(2)(iii) کے تحت ادھار شدہ سرمائے پر سود کے سلسلے میں کٹوتی کا دعویٰ کرنے کے قابل بنانے کے لیے تین شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے؛ یعنی،

(1) وہ رقم ضرور مشخص الیہ نے ادھار لی ہوگی؛

(2) کہ یہ کاروبار کے مقصد کے لیے ادھار لیا گیا ہو گا؛ اور

(3) کہ مشخص الیہ نے مذکورہ رقم پر سود ادا کیا ہو گا اور اسے کٹوتی کے طور پر دعویٰ کیا ہو گا۔

مزید کہا گیا کہ مشخص الیہ کی طرف سے اوور ڈرافٹ اکاؤنٹ پر چیک کھینچ کر کی گئی ادائیگی ایک قرضہ تھا جو اس کی ذاتی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے کیا گیا تھا نہ کہ کاروبار کی ذمہ داری اور اس طرح مشخص الیہ کی طرف سے سود کی ادائیگی کے ذریعے کیے گئے اخراجات کاروبار کو جاری رکھنے کے لیے

نہیں تھے اور اس کے نتیجے میں کہا گیا کہ اخراجات کو کاروباری اخراجات کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔ مذکورہ معاملے میں زیر بحث اوور ڈرافٹ مشخص الیہ کی طرف سے انجینئرنگ کالج شروع کرنے کے لیے 10 لاکھ روپے کی رقم عطیہ کرنے کے اس کے وعدے کے مطابق اپنی ذاتی ذمہ داری کو نبھانے کے لیے بنایا گیا تھا اور اس معاملے میں انکم ٹیکس کی ذمہ داری کی ادائیگی کا سوال پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس لیے یہ مقدمہ موجودہ مقدمہ کے لیے کسی براہ راست مدد کا نہیں ہے۔ لیکن اس میں طے شدہ اصول، یعنی اگر سرمایہ مشخص الیہ کی ذاتی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے لیا جاتا ہے نہ کہ کاروبار کی ذمہ داری کے لیے تو اخراجات کو کاروباری اخراجات کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔ جیسا کہ پدمواتی کے معاملے (اوپر) میں پہلے ہی دیکھا جا چکا تھا کہ اس عدالت نے مثبت طور پر فیصلہ دیا تھا کہ انکم ٹیکس کی ذمہ داری اجلاس کرنا ایک ذاتی ذمہ داری ہے اور اس طرح کے اخراجات کو کبھی بھی مکمل طور پر اور خصوصی طور پر آمدنی حاصل کرنے کے مقصد کے لیے نہیں مانا جاسکتا۔

مذکورہ بالا احاطے میں اور اس سوال کے پیش نظر جو ٹریبونل کے حکم سے پیدا ہوا تھا اور جسے ٹریبونل نے جواب دینے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیجا تھا، ہمیں عدالت عالیہ کی طرف سے دیئے گئے جواب میں کوئی غلطی نہیں ملتی ہے۔ یہ مزید کہا جاسکتا ہے کہ عدالت عالیہ کے سامنے بھی مشخص الیہ نے قانون کی دفعہ 256(2) کے تحت درخواست دائر کر کے اس عدالت میں پیش کیے گئے تنازعات کی روشنی میں سوال کا حوالہ حاصل کرنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا تھا۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں اس حقیقت کے باوجود کہ ہمیں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، مسٹر بھٹاچاریہ کی طرف سے درخواست کردہ قانون کے سوال میں کافی طاقت ملتی ہے لیکن ریکارڈ پر موجود مواد اور اس سوال کے طول و عرض پر جو عدالت عالیہ کو بھیجا گیا تھا، ہمیں اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی طرف سے اٹھائے گئے دلیل پر غور کرنا اور فیصلہ کرنا مشکل لگتا ہے۔ مزید یہ کہ ہمیں عدالت عالیہ کی طرف سے اس کے سامنے پیش کردہ سوال کے جواب میں کوئی غلطی نہیں ملتی ہے اور اس لیے اپیل قابلیت سے مبرا ہے اور اسی کے مطابق اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ لیکن ان حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔